

قادیانی تحریک اور اسلام

تالیف

پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی

نام کتاب _____ قادیانی تحریک اور اسلام

مصنف _____ پیر سید ابوالکمال برقی نوشاہی

_____ مطبع

بار اول _____ ۱۹۸۵ء

تعداد _____ ایک ہزار

ناشر _____ شعبہ نشر و اشاعت دہ لڈ اسلامک مشن مغربی جرمنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقدیم

از مبلغ اسلام حضرت الحاج پیر سید ابوالشرافت معرفت حسین و عارف شاہی
بانی جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ

مبلغ اسلام حضرت پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی مدظلہ نے ۱۹۷۹ء
میں یورپ کے دوسرے تبلیغی دورہ کے موقع پر یہ رسالہ ”قادیانی تحریک اسلام“
مترتب کر کے دنیا میں اسلام پر احسانِ عظیم کیا ہے۔
اس مختصر رسالہ میں حضرت مصنف مدظلہ نے اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد
قادیانی کے عقائد باطلہ کی نزدیک نہایت دلائل پر مبنی کی ہے اور ان کی
خود ساختہ نبوت کے رد میں ایک جامع مضمون قلمبند کیا ہے۔
اس رسالہ میں مبلغ اسلام نے متنبی قادیان کے صحیح خدوخال پیش کر کے
واضح کر دیا ہے کہ قادیانی مشن کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ
یہ جدید فرقہ ایک نئی نبوت اور نئے دین کا داعی ہے۔
حضرت مصنف مدظلہ نے نہایت ہند باندہ انداز سے یہ ثابت کر دیا ہے

کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اسلام کے خلاف اور باطل ہیں۔
 ہمیں یقین ہے کہ قادیانی حضرات نے اگر اسے خالی الذہن ہو کر
 پڑھا تو ان پر مرزا قادیانی کے دعاوی اور مشن کی حقیقت روز روشن کی
 طرح ظاہر ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصطفیٰ مدظلہ کو جزائے خیر
 عطا کرے کہ انہوں نے علوم کو قادیانیوں کی صحیح شکل و صورت سے
 روشناس کرا کر ایک اہم دینی خدمت سرانجام دی ہے۔

کتبہ ۱۔

سید معروف حسین شاہ عارف نوشاھی
 بانی جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ انگلینڈ
 ۱۸ دسمبر ۱۹۷۹ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفِ آغاز

زیر نظر مختصر کتابچہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی خادہ ساز نبوت کا تجزیہ کر کے ان کے اپنے بیانات سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کا یہ دعوے سراسر باطل تھا اور جو لوگ ان کے پیرو ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ جس شخص کو وہ اپنا مقتدا سمجھتے ہیں اس نے مسئلہ اسلامی عقیدہ کے خلاف یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ گذشتہ انبیاء کی طرح منصب نبوت پر فائز ہے۔

مرزا غلام احمد پر ایمان لانے والے اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ لیکن مسلمان انہیں قادیانی اور مرزائی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد کے پیروؤں فرقوں میں منقسم ہیں ایک فرقہ تو انہیں بنی تسلیم کرتا ہے اور وہ عوام الناس میں قادیانی کے نام سے مشہور ہیں۔ قادیانیوں کا یہ گروہ مرزا قادیانی کے بعد حکیم نور الدین بھروی کو مرزا کا خلیفہ اول اور مرزا محمود احمد قادیانی کو دوسرا خلیفہ اور مصلح موعود تصور کرتا ہے۔ قادیانیوں کا دوسرا گروہ لاہوری جماعت کے نام سے شہرت

رکھتا ہے اور یہ گمروہ مولوی نور الدین کے بعد مرزا قادیانی کے فرزند
میاں محمود احمد کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتا۔ اور نہ ہی ان کے مصلح
موجود ہونے کے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہے۔ قادیانیوں کے اس فرقہ
کی بنیاد مرزا غلام احمد کے ایک مرید مولوی محمد علی لاہوری نے رکھی تھی۔
لاہوری جماعت اگرچہ بطاہر مرزا غلام احمد کی نبوت کو نہ تسلیم کرنے
کا دعویٰ کرتی ہے اور ان کے مجدد ہونے کی دعویٰ دار ہے۔ لیکن
یہ سب لفظی ہیر پھیر ہے۔ اور حقیقت کا اس کے ساتھ کوئی
نہیں ہے۔

چونکہ مرزا غلام احمد نے کھلے لفظوں میں نبوت کا دعویٰ کیا
ہے جس کی تفصیل ان کی کتابوں میں موجود ہے لہذا ایسے شخص
کو مجدد و مقتدا ماننا بھی کھلی گمراہی ہے۔

اصل میں لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی کو مرزا کے فرزند
میاں محمود سے اختلاف تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ وہ حکیم
نور الدین بھیروی کے بعد تخت خلافت پر براجمان ہو گئے۔
تو اقتدار کی ہوس نے ایک نئی جماعت کھڑی کرتے پر
مجبور کر دیا۔ لیکن حقیقت میں دونوں جماعتیں متحد العقیدہ
ہیں اور ایک مدعی نبوت کو پیشوا مان کر امت سے بھٹک گئی ہیں۔
اگرچہ یہ دونوں جماعتیں اپنے آپ کو مسلمان سمجھتی ہیں لیکن
ان کے عقائد سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے ان کی مراد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام نہیں بلکہ ان کے نزدیک اس اسلام سے مرزا غلام احمد قادیانی کا بنایا ہوا اسلام مراد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی حضرات صرف اپنے آپ کو ہی صحیح مسلمان تصور کرتے ہیں اور کروڑوں مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اور ان کی نبوت کو نہیں مانتے۔ وہ انہیں کافر اور گمراہ جانتے ہیں۔

اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا مولد مسکن موضع قادیان ضلع گورداسپور ہے۔ جو انڈیا میں واقع ہے۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد قادیانی گروہ کے خلیفہ میاں محمود احمد نے چنیوٹ پاکستان کے قریب ایک جدید بستی ریلوے کے نام سے آباد کر کے اُسے اپنا مرکز بنا لیا ہے۔

چونکہ قادیانیوں کے عقاید اسلامی عقاید کے خلاف ہیں۔ اس لئے حکومت پاکستان نے مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ کے پیش نظر انہیں غیر مسلم قرار دے دیا ہے اور پاکستان میں ان کی قانونی حیثیت غیر مسلم اقلیت کی سی ہے۔ لیکن قادیانی حضرات بیرون ملک بالخصوص یورپ میں اپنے آپ کو بطور مسلمان پیش کرتے ہیں اور اسلام کے نام پر اپنے مخصوص عقاید جنہیں قادیانی عقاید کہتے

کہنا مناسب ہے کی اشاعت میں سرگرم ہیں۔ اس امر کے پیش
نظر ہم نے مناسب سمجھا کہ ان کے اس دعویٰ کی حقیقت
کو واضح کر دیا جائے۔ تاکہ لوگ اسلام کے نام پر ان کے
دھوکے سے محفوظ رہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ قادیانی حضرات نے اگر اس رسالہ کا
بغور مطالعہ کیا تو ان پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے گا
کہ مرزا غلام قادیانی کا دعویٰ نبوت غلط تھا اور وہ قطعاً
مأمور من اللہ نہیں تھے۔ ان کے تمام الہامات اور وحادی
ان کے اپنے مرقی دماغ کے پیداوار تھے۔

سید ابوالکمال برق نوشاھی

۱۸ ساؤتھ فیلڈ اسکوائر لمب لین بریڈ فورڈ ۸

ولسٹ یارک شائر انگلینڈ

۱۱ ستمبر ۱۹۷۹ء ، ۱۸ اشوال المکرم ۱۳۹۹ھ

مرزا غلام احمد قادیانی کے مختصر حالاتِ زندگی

تاریخ ولادت اور نسب نامہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے والد کا نام غلام تفسی دادا کا نام عطا محمد اور پڑا دادا کا نام گل محمد تھا۔ آپ بقول خود ۱۸۳۹ھ یا ۱۸۳۸ھ میں موضع قادیان ضلع گورداسپور (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ والدہ کا نام چراغ بی بی اور دادی کا نام لاڈو تھا۔

سندھی

منتہی قادیان کا اصلی نام سندھی تھا اور وہ بچپن میں اسی نام سے مشہور تھے۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنی کسی کتاب میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ یہ انکشاف ان کی اہلیہ نے جسے قادیانی "ام المؤمنین کہتے ہیں۔ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے فرزند مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں :

"والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ اہمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے کون مراد ہے آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحبہ ؑ ہے۔

۱۔ حاشیہ کتاب البریۃ بخصاً ۲۔ ایضاً ۳۔ سیرت المہدی

سندی کی وجہ تسمیہ

جناب مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں :

”والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ دستور ہے کہ کسی وقت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچہ کا نام سندھی رکھ دیتی ہیں چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں بھی اس نام سے پکار لیتی تھیں۔
قادیانیوں کی ام المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ متنبی قادیان کا اصل نام سندھی تھا۔ ان کی والدہ اور دوسرے لوگ انہیں اسی نام سے پکارتے تھے اور ان کا یہ نام ایسے ضلع ہوشیار پور تک مشہور تھا۔ لیکن انتہائی کوشش کے باوجود ہمیں قادیانی کتب سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ متنبی قادیان نے اپنا نام غلام احمد کب سجوز کیا تھا۔“

متنبی قادیان کا چڑیاں پکرنے کا مشغلہ

مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں :

”مرزا صاحب ایسے ضلع ہوشیار پور میں جو ان کے ناناہاں تھے جایا کرتے تھے اور وہاں آپ چڑیاں پکڑ کر سرکنڈہ سے فروغ کیا کرتے تھے۔“

۱۰ میرت المہدی حصہ اول ص ۳۶ ۱۱ ایضاً

چوزہ ذبح کرنے کا قصہ

مرزا غلام احمد کے یہی صاحبزادے اسی کتاب میں ایک دُسرے مقام پر لکھتے ہیں:

”خاکسار مرزا ابشیر احمد کے ناموں ڈاکٹر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزے کو ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا اس لئے حضرت (مرزا) صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لیکر خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون بہہ گیا اور آپ تو بہ تو بہ کرتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا۔ ... حضرت مسیح موعود نے چونکہ کبھی جالوز وغیرہ ذبح نہ کئے تھے اس لئے بجائے چوزہ کی گردن کے انگلی پر چھری پھیر ڈالی۔“

اے لیکن سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۳۲ میں تو آپ نے اس کے برعکس لکھا ہے

”والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت مرزا صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور اگر چاقو نہ ہوتا تو تیز سر کندھے سے ہی حلال کر لیتے تھے۔“ اس روایت کے پیش نظر یہ کہتا کہ مرزا قادیانی نے کبھی ذبح نہیں کیا تھا صحیح نہیں ہے آپ تو ماشاء اللہ اتنے ماہر تھے کہ سر کندھ سے بھی ذبح کر لیتے تھے ہاں یہ ممکن ہے کہ بڑے ہو کر بچپن کی عادت بھول گئی ہو۔

خاندان

مرزا غلام احمد قادیانی قومیت کے لحاظ سے مغل برلاس تھے لیکن بعد میں الہام کی رو سے وہ فارسی الاصل ہونے کے مدعی تھے۔ علاوہ ازیں وہ فاطمی الاصل اور اسرائیلی ہونے کے بھی دعویدار ہیں۔

تعلیم

مرزا غلام احمد قادیانی نے عربی، فارسی کی تعلیم مولوی فضل احمد مولوی فضل الہی اور مولوی محمد حسن شاہ سے حاصل کی انہوں نے طلب اپنے والد سے سیکھی اور سیالکوٹ کی ملازمت کے دوران آپ نے انگریزی کی ایک دکتا میں بھی پڑھی تھیں نیز انہی دنوں میں ایک ہندو ساتھی کے ساتھ مختاری کا امتحان بھی دیا تھا۔ لیکن اس میں ان کا ہندو ساتھی نو پاس ہو گیا تھا۔ اور وہ فیل ہو گئے تھے۔

شادیاں

مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلا نکاح ۱۸۵۲ء یا ۱۸۵۳ء میں کیا۔ یہ بیوی جیسوہ پھجے دی ماں کہا کرتے تھے ان کے خاندان

۱۔ کتاب البرۃ ص ۱۳۲ ۲۔ اربعین نمبر ۲ ص ۱۷ پر حاشیہ
۳۔ تحفہ گولڑویہ ص ۵۷ سیرت المہدی مختصاً ۲

سے تھی اس سے مرزا غلام احمد کے دو فرزند تھے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد

مرزا غلام احمد نے اس بیوی کو گھر سے نکال دیا تھا اور اس کے دونوں فرزندوں کے ساتھ بھی ان کا کوئی لگاؤ نہ تھا جب محمدی بیگم کے نکاح کی پیش گوئی غلط نکلی تو مرزا غلام احمد نے اس شبہ کی بنا پر کہ ان کی بیوی کا بھی اس معاملہ میں ہاتھ ہے ۱۸۹۱ء میں اسے طلاق دے دی تھی۔ بلکہ محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کی بھانجی کو بھی جو مرزا غلام احمد کی بہو تھی اپنے فرزند سے طلاق دلوا دی تھی کہ اس نے محمدی بیگم کا رشتہ کر جانے میں ان کی امداد نہیں کی تھی۔

دوسری بیوی

مرزا غلام احمد قادیانی کا دوسرا نکاح ۱۸۸۴ء میں دہلی میں ہوا اس بیوی سے مرزا کے ہاں دس بچے بچیاں پیدا ہوئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی خیالی شادیاں

مرزا غلام احمد قادیانی نصرت جہاں بیگم سے نکاح کرنے کے بعد بھی محمدی بیگم دختر مرزا احمد بیگ اور خواتین مبارکہ سے شادی کرنے کے

سے یہ تلمیحیں دے کر اول مرتبہ

خوہشمند تھے اور اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے بڑے ہاتھ پاؤں مارے۔ الہامات کی آڑ لی۔ اشتہار نکالے۔ عذاب میں مبتلا ہونے کی دھمکیاں دیں لیکن پتھر دل لوگوں پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا اور وہ ان نکاحوں کی حسرتیں دل ہی میں لے کر رہی ملکِ عدم ہو گئے نہ تو خواتین مبارکہ ان کے نکاح میں آئیں۔ اور نہ ہی انہیں محمدی کی کی صورت دیکھنا نصیب ہوئی۔

ملازمت

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی حکومت کے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ۱۸۶۲ء میں پندرہ روپے ماہانہ تنخواہ پر ملازمت اختیار کر لی جہاں پر وہ غالباً ۱۸۶۸ء تک محررِ جرمانہ کی اسامی پر متعین رہے۔

تصنیف و تالیف اور دعاوی

قادیانی کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۶۹ء میں سلسلہ تصانیف شروع کیا۔ اور ابتدا میں انہوں نے ایک مبلغ کی حیثیت سے تعارف کرایا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اپنے مجدد ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور ۱۸۹۱ء میں حکیم نور الدین بھٹری

کے مشورہ سے مشیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۱ء میں مستقل نبوت کے مدعی ہوئے تھے۔

دو بیماریاں ایک عجیب تاویل

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو ان پر دوزخ رنگ کی چادریں ہوں گی۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے ان چادروں سے دو بیماریاں مراد لی ہیں ایک نیچے کے دھڑ کی اور ایک اوپر کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرتِ بول۔

متنبی قادیان کی وفات

مرزا غلام احمد قادیانی جو ہمیشہ ہیضہ کو قہر الہی کا نشان قرار دیا کرتے تھے۔ خدا کی قدرت و خود بھی اسی قہر الہی کی زد میں آ گئے اور مؤرخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۶ء ۱۰ بجے صبح ۵۵ ہیضہ میں مبتلا ہو کر راجی ملک عدم ہوئے۔

بعض قادیانی حضرات اس حقیقت واقعی یعنی مرنا قادیانی کا

۱۹ پیغام صلح لاہور ۲۱ اگست ۱۹۰۶ء ۲ رسالہ تشیخ الذہن قادیان
جون ۱۹۰۶ء اخبار بدر قادیان و مکتوبات احمدیہ وغیرہ

ہیضہ سے مرزا تسلیم نہیں کرتے۔ ہم ان کی تسلی کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا قول پیش کرتے ہیں۔ چونکہ مرزا غلام احمد خود طبیب بھی تھے اس لئے انھوں نے اپنی بیماری کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا اور جو آدمی ان کے پاس تھے ان کو انہوں نے بتا دیا تھا۔ کہ وہ دبائی ہیضہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ میرزا ناصر نواب کہتے ہیں۔

”حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا۔ جب میں حضرت مرزا صاحب کے پاس پہنچا۔ اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میرزا صاحب مجھے دبائی ہیضہ ہو گیا ہے لے

تمام طبی کتابوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ قے اور جلا بول کا ہونا ہیضہ کی خاص علامت ہے۔ اور قادیانیوں کی ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم کا جو بیان ان کے فرزند مرزا بشیر احمد نے قلمبند کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کی موت قے اور دستوں سے ہوئی ہے لے

لے میرزا ناصر نواب قادیانی کے خود نوشتہ حالات مسند رحہ حیات ناصر ص ۱۴ لے یہ بت المہدی

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی

اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے بھی کچھ لوگوں نے مہدویت، مسیحیت اور نبوت کے دعوے کر کے خلق خدا کو گمراہ کیا۔ لیکن انہوں نے تو ایک آدھ دعویٰ کرنے پر ہی اکتفا کیا اور ان کے برعکس مرزا غلام احمد نے بیک وقت کئی دعاوی کر کے ان سب کا ریکارڈ مات کر دیا۔

شروع شروع میں تو مرزا غلام احمد قادیانی ایک مصلح اور مبلغ کے رُپ میں نمودار ہوئے۔ لیکن بعد میں وہ بالتدریج ہمدی موعود مسیح اور نبی کے عہد پر جا پہنچے۔ ان کے دعاوی کی تفصیل یہ ہے:

”میں مبلغ اسلام ہوں، مصلح ہوں، مجددِ وقت ہوں۔
 محدث ہوں، امامِ زمان ہوں۔ ہمدی ہوں۔ مثیلِ مسیح ہوں۔ مسیح
 ابنِ مریم ہوں۔ غیر تشریع نبی ہوں۔ صاحبِ شریعت نبی ہوں۔
 اللہ کی اولاد ہوں۔ آدم ہوں۔ ثبث ہوں۔ نوح ہوں۔ ابراہیم
 ہوں۔ یعقوب ہوں۔ اسحق ہوں۔ اسمعیل ہوں۔ یحییٰ ہوں۔ موسیٰ
 ہوں۔ کم خاکی ہوں۔ بشر کی جاٹ نفرت ہوں۔ حجرِ اسود ہوں۔
 مانندِ خدا ہوں۔ کرشن ہوں۔ ردِ رگو پال ہوں۔ امین الملک
 ہے سنگھ بہادر ہوں۔ عینِ محمد ہوں۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء
 ہوں۔ احمد ہوں۔ محمد رسول اللہ ہوں۔ خاتم الانبیاء ہوں۔ خاتم الخلفاء

ہوں۔ حارث ہوں۔ فارسی الاصل ہوں۔ فاطمی ہوں۔ اسرائیلی ہوں چینی الاصل ہوں۔ وغیرہ وغیرہ

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام دعاوی میں جھوٹے ہیں

ذیل میں ہم مرزا غلام احمد کا جھوٹا ہونا ان کے اپنے مسئلہ اصول کی روش سے ثابت کرتے ہیں۔ اور تمام اُمت مرزا پر یہ کو دعوت دیتے ہیں کہ اگر وہ قرآن و حدیث کے دلائل تسلیم کرنے سے انکاری ہیں تو کم از کم مرزا صاحب کے اپنے ارشادات کی روشنی میں ہی ان کے صدق و کذب کا جائزہ لیں۔ چونکہ قادیانی حضرات انہیں اپنا مقتدا مانتے ہیں اس لئے ان پر لازم ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی اپنی مقرر کردہ کسوٹی پر انہیں پرکھیں۔ تاکہ حق و باطل میں امتیاز ہو جائے۔

ہم یہ بات گہرے دل سے کہتے ہیں کہ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی خوفِ خدا ہوگا۔ وہ بلا حیل و حجت مرزا قادیانی کو اس کسوٹی پر پرکھنے کے بعد یقیناً یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگا کہ ان کے تمام دعاوی ان کی خواہش نفس کی پیداوار ہیں۔ ادا ان میں صداقت کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔

۱۔ تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۳، کتاب البریۃ، الرعین، نزول المسیح حاشیہ الرعین دو دیگر متعدد قادیانی کتب ۲

مرزا غلام احمد قادیانی کی تجویز کردہ کسوٹی

مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے آدمی کی علامت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

- ۱۔ ” جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“
 - ۲۔ ” اس شخص کی حالت ایک مجنوں الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔“
 - ۳۔ ” ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو تناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“
- مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ بالا تینوں ارشادات سے واضح ہوتا ہے کہ جس شخص کے کلام میں تناقض پایا جائے یعنی ایک مقام پر وہ کہے اور دوسرے مقام پر اس کے برعکس کچھ اور کہے۔ تو ایسا شخص مجنوں الحواس پاگل، منافق اور جھوٹا ہوتا ہے۔
- ناظرین کرام مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا ارشادات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ان کی درج ذیل عبارتیں ملاحظہ فرمائیں اور پھر از روئے انصاف خیر فیصلہ کر لیں کہ وہ کیا ہیں۔

۱۔ ضمیمہ برائین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۱۲

۲۔ حقیقتہ الوحی ص ۱۸۴

۳۔ ست بجن ص ۲۱

مسیح ابن مریم ہونیسے انکار

”مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔“

مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ

”مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

میں مسیح موعود نہیں ہوں

”اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ ہے جس کو کم نیم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔“

میں اسی الہام کی بنا پر اپنے تئیں وہ موعود مثیل سمجھتا ہوں جس کو دوسرے لوگ غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہیں۔“

میں مسیح موعود ہوں

”مجھے اس خدا کی قسم جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افراتفریوں

۱۔ شہداء مرزا غلام احمد مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ ص ۲۱۔ ۲۔ ازالہ ادہام کشتی نوح ص ۱۹۔ ۳۔ ازالہ ادہام ص ۱۹۔ ۴۔ شہداء مرزا غلام احمد افروری ص ۱۹۔ ۵۔ مندرجہ تبلیغ رسالت

کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اے
 ”میرا دعویٰ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا
 تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں اے

مسیح موعود نبی ہوگا

”مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ
 وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خلیفہ سے وحی پانے والا ہے

مسیح موعود نبی نہیں ہوگا

”آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط
 نہیں لگائی ہے

ختم نبوت کا اقرار

۱۔ ”میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل
 اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہے اس کو بے دین اور دائرہ
 اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

۱۔ ایک غلطی کا ازالہ اشتہار مرزا غلام احمد مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم
 ۲۔ تحفہ گولڈ وہ ۱۹۵۷ء سے ازالہ اولم ص ۶۷ ۳۔ توضیح المرام ص ۱۹
 ۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا تحریری بیان ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۹ء - مندرجہ
 تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۷۷

۲۔ ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔“

تصویر کا دوسرا رخ

مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنی نبوت اور رسالت کا اقرار

۱۔ ”میں اپنی نسبت نبی اور رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں؟“

۲۔ ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا؟“

۳۔ ”قادیاں کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے۔“

۴۔ حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے۔

۵۔ میاں محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں :

”مرزا صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ وہ حقیقی نبی ہیں۔“

۱۔ اشتہار ۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء ۳۔ ایک غلطی کا ازالہ

۴۔ دافع السبلاء ۵۔ ایضاً ۶۔ القول المفصل

۷۔ حقیقۃ النبوة

فیصلہ

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اس بات کے معترف ہیں کہ جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرتا ہے وہ خود ان کے اپنے قول کے مطابق بے دین، دائرہ اسلام سے خارج کاذب اور کافر ہے۔ لہذا مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا دعویٰ کر کے بقول خود دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے اور انہوں نے ادعاء نبوت کر کے اپنے کافر کاذب اور بے دین ہونے پر خود ہی طہر ثبت کر دی ہے اور ان کے پیرو خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری ایک کافر کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج شخص کی اقتدار کے اسی زمرہ میں شامل ہوئے۔

پس معلوم ہوا کہ قادیانی حضرات کا اسلام کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور تبلیغ اسلام کے نام پر وہ اپنے مخصوص عقاید کی تبلیغ کرتے ہیں جو سراسر اسلام کے منافی ہیں مسلمانوں کو ان کے مکر سے خبردار رہنا چاہیے اور ان کے تبلیغی مشنوں کو دیکھ کر یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خدمت اسلام کر رہے ہیں۔ کیونکہ درحقیقت وہ اسلام کی آڑ میں اپنے ان عقاید کی تبلیغ کر رہے

ہیں جن کا انحصار ان کے مقتدا مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر ہے۔

اسلامی اصطلاحات اور قادیانی

قادیانی حضرات نے جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ تمام اسلامی اصطلاحات اپنے پرچہ پاں کر لی ہیں اور ان کی اس جہارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام سے ایک جداگانہ فرقہ سمجھتے ہیں۔

ان کی تمام کتابیں اس امر کی شہادت دیتی ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے ساتھ انہیں نبی سمجھتے ہوئے علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ان کے دعاوی کو تسلیم کیا ہے انہیں وہ صحابہ کہتے ہیں حالانکہ عرب عام میں صحابہ کا مفہوم لقب ان لوگوں کے لئے مختص ہے جنہوں نے حالت ایمان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

تمام قادیانی مرزا غلام احمد کی بیوی کو ام المؤمنین اور قادیان کو ارضِ حرم کہتے ہیں اور یہ تمام امور اس بات پر واضح شہادتیں ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کے علاوہ ایک نئے مذہب اور دین کے موجد ہیں۔ ہمارے اس دعویٰ کی تائید میں یہ بات ایک قوی شہادت اور دلیل ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک نجات کا دار و مدار صرف محمد رسول اللہ

کی نبوت کو تسلیم کرنے پر نہیں بلکہ ان کے نزدیک نجات کا انحصار مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت تسلیم کرنے پر ہے۔

قادیانی حضرات کا یہ عقیدہ کہ جو مسلمان مرزا غلام احمد کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں ان کی کتابوں سے ثابت ہے جدید نبوت یہ پرتار مسلمانوں کو اس طرح سمجھتے ہیں جس طرح مسلمان عیسائیوں کو سمجھتے ہیں۔

خود مرزا غلام احمد بھی اپنے ماننے والوں کو اپنی امت کہتے تھے۔ ملاحظہ سہاخبار الفضل قاریاں جلد ۳ نمبر ۳۔ ارشاد مرزا صاحب۔

قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کا منکر کافر ہے
مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں :

”کفر دو طرح پر ہے ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام ہی انکار کر دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود تمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے باب میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے

لے اللہ اور رسول نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے ماننے کی تاکید کی ہے۔ لیکن غلام احمد ابن چراغ بی بی کا ذکر نہیں ہے اسی طرح کسی پہلے نبی نے بھی قطعاً غلام احمد قادیانی کے ماننے کیلئے کوئی تاکید نہیں کی قادیانی حضرات قرآن مجید اور احادیث و سابقہ انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں اگر مرزا صاحب کا نام دکھادیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں۔

کافر ہے اور غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔^۱

قاویانیوں کے نزدیک تمام مسلمان کافر ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند اور قادیانی اہل سنت و خلیفہ ثانی جناب میاں محمود احمد لکھتے ہیں: ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے حضرت مسیح کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“

مرزا غلام احمد کے فرزند مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں:

”ہر ایک ایسا شخص جو دوسری کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

قاویانیوں کے نزدیک مسلمانوں کو مسلمان

سمجھنا خبیث عقیدہ ہے۔

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

”مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکر دل کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔“

۱۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۹ ۲۔ آئینہ صداقت ص ۳۰ کلمۃ الفصل
۳۔ کلمۃ الفصل

قادیانیوں کے نزدیک سب احمدی فرہیں

مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں :

”ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے غیر احمدی کافر ہیں۔ لے

قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کیلئے دُعاے مغفرت جائز نہیں

۱۔ س: کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہو یہ کہنا

جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے ؟

جواب: غیر احمدیوں (مسلمانوں) کا کُفر بتیات سے ثابت ہے اور

کفار کے لئے دُعاے مغفرت جائز نہیں لے

روشن علی و محمد سر قادیانی

قادیانی صحابہ

”پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اُسے دیکھا صحابی کہا جائے

لے بیان میاں محمود باجلاس سب حج گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل
۲۶ جون ۱۹۲۲ء لے الفضل ۷ فروری ۱۹۲۱ء

کیونکہ جب تم علی الاعلان کسی کو عیابی کہو گے تو گویا تم نے کوکھوں پر چڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اعلان کر دیا۔
 ناظرین کرام! اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی حضرت
 کا اسدوی اصطلاحات کو اپنانے کا مقصد مرزا صاحب کی نبوت کا
 اعلان کرنا ہے۔

مرزا غلام احمد کا صاحبِ شریعت بنی ہونے کا اعلان

جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک طرف اگر برہنہ دہی، فلسفہ
 لغوی اور غیر تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو دوسری طرف اپنے
 صاحبِ شریعت بنی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو دوسری طرف اپنے
 صاحبِ شریعت بنی ہونے کی ڈنسی بھی بجائی ہے اور لفظوں کے
 پیر پھیر سے صاحبِ شریعت بنی ہونے کا اعلان کر کے اپنی سابقہ
 تحریروں پر پانی پھیر دیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب اربعین میں
 لکھتے ہیں :

”یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے
 ذریعے سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لئے ایک
 قانون مقرر کیا وہی صاحبِ شریعت ہو گیا۔“

۱۰ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۶ ۱۰ اربعین نمبر ۴

جناب مرزا غلام احمد قادیانی اس تمہید کے بعد اپنے صاحبِ شریعت بنی ہونے کی تائید میں لکھتے ہیں۔

”میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین بعضوا من ابصارہم و یحفظوا فروجہم ذلک اذکی لہم یہ براہین احمدیہ میں رُج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ہذا الفی صحیف ادنیٰ صحیف ابداہید و موسیٰ یعنی قرآنی تعلیمِ تورات میں بھی موجود ہے لہٰذا یہی نہیں بلکہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کی ہوسِ اقتدار عروج پر پہنچی تو انہوں نے اپنی وحی کو معیارِ نجات قرار دینے کا اعلان کر کے اپنے دل کی حسرت پوری کی ملاحظہ ہو:

”اب دیکھیہ خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کیلئے اس کو معیارِ نجات ٹھہرایا ہے لہٰذا ان لمبے چوڑے اعلانات کے ساتھ ساتھ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بوقلمونی عادت کے مطابق مندرجہ ذیل اعلان کر کے قادیانی اُمرت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک ایسے چکر میں ڈال گئے ہیں جس سے یا نہر نکلتا ان کے لئے محال ہو گیا ہے ہم مرزا صاحب کے مختلف قسم کے دعاوی کو دیکھ کر محو حیرت ہیں کہ انہوں نے جن تضاد بیانی کو کتنے عروج پر پہنچا دیا ہے ملاحظہ ہو: ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کسی وجہ سے کوئی

لہٰذا اربعین تمیز لہٰذا حاشیہ اربعین تمیز

شخص کا فریادِ جال نہیں ہو سکتا ہے
 مرزا غلام احمد قادیانی کی تضاد بیانی کے چند اور نمونے
 دوسری زبانوں میں الہام ہونا ایک سیڑیہ امر ہے

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں :

یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور
 الہام اُس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں
 تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہو جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے
 اس کے برعکس

بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی حقیقت
 نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ
 ماضی کی بحث

فلما توفیتنی سے پہلے یہ آیت ہے واذ قال اللہ یا عیسیٰ
 انت قلت للناس ادر ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی ہے اور اس کے
 اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا
 ہے کہ یہ قصہ وقتِ نزولِ آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال
 یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا۔
 نہ یہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔ ۷۵

۱۷ تریاق القلوب ۲ چشمہ معرفت ۳۷ نزولِ مسیح ۷۵ ازالہ وہام
 ۷۵ ازالہ وہام ۷۵

اس کے خلاف

اس تمام آیت اذ قال اللہ کے اول و آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ تو نے ہی لوگوں کو بہا تھا

حضرت یسوع مسیح کی دُعا قبول ہو گئی

”یعنی یسوع مسیح اس قدر رُوا کہ دُعا کرنے کرتے اس کے منہ پر اَنسو رواں ہو گئے اور وہ اَنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ بخت رُیا اور بخت دردناک ہوا تب اس کے تقویٰ کی وجہ سے اس کی دُعا مَنی گئی

یسوع کی دُعا نہیں مَنی گئی

جناب مرزا غلام احمد قادیانی بیان بالا کے خلاف ایک دُوسرے مقام پر لکھتے ہیں: حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلا کی رات میں جس قدر فقرات کہے وہ انجیل سے صاف ظاہر ہیں تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم و اندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو کر دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے یا جو اس قدر گریہ و زاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلا کے وقت دعا منظور نہیں ہوا کرتی ۳

کوئی نبی حضرت موسیٰ کی پیری نبی نہیں بنا

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم نبیایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے پُر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیری کمالِ نبوت بخشی ہے اور آپ کی توجہ خانی نبی تراش بہ معادریہ قریبِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

یہی معنی اس حدیث کے ہیں علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیری کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں برادرِ راستِ خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیری کا اس میں ایک ذرہ دخل نہ تھا اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلاتے اور برادرِ راست ان کو منصبِ نبوت ملا۔ ۱۔

حضرت موسیٰ کی اتباع میں ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے ۲۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق و کذب کا معیار

مرزا غلام احمد قادیانی نے علاوہ دیگر باتوں کے اپنی صداقت کا معیار بے سُرِ پا اور گول مول پیشگوئیں کو قرار دیا۔ چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں :

۱۔ حقیقتہ الوحی برعاشیہ ص ۹۷ ۲۔ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء

”بد خیال لڑکوں کو وضع ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے
ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور محک امتحان نہیں ہو سکتا ہے۔

ہم یہاں مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کی پیشگوئیوں کی روشنی میں
پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

بابرکت عورتوں سے نکاح کرنے اور ان سے اولاد ہونے کی پیشگوئی

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔

”اس عاجز نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ
کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت
عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے پیدا ہوگی۔
مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی بھی ان کی دیگر پیشگوئیوں کی طرح پوری نہ ہوئی
اور ان کا بابرکت عورتوں کیساتھ نکاح کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔
کیونکہ اس اشتہار کے بعد ان کے نکاح میں کوئی بابرکت عورت یا بے برکت عورت
نہیں آئی اور وہ یہ حسرت اپنے دل میں لیکر ہی راسی ملک عدم ہو گئے۔ حالانکہ
پیشگوئی میں کئی عورتوں کے نکاح کی بشارت تھی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ پر افتراء کیا ہے
اور یہ پیشگوئی انہ خود گھڑی ہے ورنہ اگر یہ بشارت اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ہوتی تو ضرور پوری ہوتی۔

مرزا غلام احمد کا اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۱۰ نمبر کمالات اسلام
سے تبلیغ رسالت

محمدی بیگم کے ساتھ نکاح ہونے کی پیشگوئی^(۲)

محمدی بیگم مرزا غلام احمد کے ماموں زاد بھائی مرزا احمد بیگ کی لڑکی تھی اور اس کی والدہ عمر النساء مرزا صاحب کی چچا زاد بہن تھی۔
مرزا غلام احمد کی بہو عزت بی بی محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم کو نکاح میں لانے کیلئے بڑے جتن کئے لیکن خدا تعالیٰ کو ان کی رُسوئی منظور تھی اس لئے ان کا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوا اور مرزا احمد بیگ نے مبتنی قادیان کی دھکیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے اس لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔

قادیانی کتب میں اس پیشگوئی کی ابتداء اس طرح بیان کی گئی ہے۔ کہ محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس ایک مہیہ نامہ پر دستخط کرنے کے لئے گئے تو مرزا صاحب نے کہا کہ میں اتنا دے کرنے کے بعد اس بات کا فیصلہ کر دینگا بالآخر مرزا صاحب نے دستخط کرنے کے عوض ان سے محمدی بیگم کا رشتہ طلب کیا۔

”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے مہیہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہشمند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائیگی اور دیگر مزید احسانات تم پر کیے جائیں گے بشرطیکہ

تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے
 تم مان لو گے تو میں بھی تسلیم کر لوں گا۔ اگر تم قبول نہ کر گے تو خبردار رہو مجھے
 خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کوئی شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ لڑکی
 کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے ایسی صورت میں تم پر
 مصائب نازل ہونگے جس کا نتیجہ موت ہوگا پس تم نکاح کے بعد تین سال
 کے اندر مر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسا ہی اس لڑکی کا
 شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا یہ حکم اللہ کا ہے جو کرنا ہے
 کر لو میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے پس دھڑا احمد بیگ (نیوٹی جڑیا کر دیا گیا۔

محمدی بیگم کے نکاح کا ایک اور الہام

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب
 کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے رک نہیں
 سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں
 کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ ۷

محمدی بیگم سے نکاح ہونا تقدیر مبہم ہے

لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز نے نکاح
 میں آنا تقدیر مبہم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الہی
 لے آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۲ لے الہام مرزا غلام احمد مؤرخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۷ء
 مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۸۵

میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا یتبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات محمدی بیگم کا مرزا کے نکاح میں آنا ہرگز نہ ٹلے گی اے

محمدی بیگم کے نکاح کے سلسلے میں ایک اور ارشاد

”میں ہرزا غلام احمد (بار بار کہتا ہوں کہ نفیس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی۔ اور میری موت آجائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ اسکو ضرور پورا کرے گا۔“

محمدی بیگم کے نکاح کیلئے مرزا غلام احمد کی دعا

اور میں (مرزا غلام احمد قادیانی) بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر آئندہ کا عذاب ہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر نکلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو انکو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے اور اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامردی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اگر میں تیری نظر میں مرود، ملعون و جال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔
مرزا غلام احمد قادیانی نے اس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے بڑے ہاتھ پاؤں مارے اور لڑکی کے والدین اور دیگر اقربا کے نام خط لکھ کر کافی منت سماجت کی محمدی بیگم کے بھائی کو پولیس میں بھرتی کرنے کا جھانسنے بھی دیا مگر وہ انکے نکاح کی

لے استار مرزا غلام احمد ۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء حاشیہ انجام ۳۱ سے استار مرزا غلام احمد قادیانی القامی چار ہزار روپیہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۳ء۔

کوشش کے لیکن ٹائے ناکامی مرزا صاحب کی یہ حسرت پوری نہ ہوئی اور جب محمدی بیگم کا نکاح سلطان احمد سے ہو گیا تو مرزا غلام احمد بڑے پیشوائے اور غصہ میں آ کر انہی بوی کو طلاق دیدی اور ساتھ ہی اپنے لڑکے سے اپنی بہو کو بھی طلاق دلا دی ان دونوں عورتوں کا صرف یہ قصور تھا کہ وہ ان کے لئے محمدی بیگم کا رشتہ نہ ملے کر دائیں۔

چونکہ مرزا غلام احمد نے اعلان کر رکھا تھا کہ ان کی اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو وہ جھوٹے ہیں ہم تمام قادیانیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ مرزا کو ان کے مقرر کردہ بیچار پر پرکھیں اور خالی الذہن ہو کر ان کی پیشگوئیوں کا جائزہ لیں تو ان پر درودشن کی طرح ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد کے تمام الہامات اور پیشگوئیاں ان کے اپنے دماغ کا اختراع تھیں اگر وہ مامور من اللہ ہوتے اور ان کی پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتیں اور ان کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے وہ ذلیل و خوار نہ ہوتے۔

مرزا غلام احمد کو مراق کو بیماری تھی

”اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک ادب کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت بول لے

حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

مرزا غلام احمد کے فرزند مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کو جوانی میں مہربانی کی شکایت ہو گئی تھی اور کبھی کبھی ایسا دورہ پڑتا تھا کہ بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے۔

لے اخبار برادر قادیان، جون ۱۹۰۶ء لے رسالہ ریویو قادیان اپریل ۱۹۲۵ء لے
لے مختصراً سیرت للہدی

”حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دورانِ سرور مسٹیریا کا دورہ بشیرِ اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔

مراقی شخص ملہم یا نبی نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر شاہنواز قادیانی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں :
 ”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو مسٹیریا،
 بالیجولیا مریگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی
 ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ الہامی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو زخ
 وں سے اکھڑتی ہے۔“

آخری گزارش

آخر میں ہم ان احباب کے لئے قادیانیوں کے دو حوالے نوٹ کرتے ہیں جو
 قادیانیوں کو ان کے عقیدہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا فر سمجھتے ہیں ملاحظہ

قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ تھلگ رہنے کا حکم

اس کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے صاف حکم دیا کہ غیر
 احمدیوں کے ساتھ بہاؤ کوئی تعلقات ان کی غمی اور شادی کے معاملات میں
 نہ ہوں جبکہ ان کے غم میں ہم نے شامل ہی نہیں ہونا تو پھر جنازہ کیسا

۱۔ سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳۲ رسالہ ریلوے قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۱۶ء ص ۶
 ۲۔ اخبار الفضل قادیان ۱۸ جون ۱۹۱۶ء

قادیانیوں کا مسلمانوں کیساتھ میل جول حرام ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں۔

غیر احمدی مسلمانوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا اب بانی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناٹھ ہے سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔

فیصلہ

ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس مختصر رسالہ ”قادیانی تحریک اور اسلام“ کے مطالعہ کے بعد ناظرین کرام پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس تحریک کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنی تحریر کردہ عبادت کی رو سے مغتری، کاذب اور دائرۃ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے پیروکار خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی، انہیں مجدد مانتے ہوں یا مسیح موعود غیر تشریع نبی مانتے ہوں یا صلب کے سب خارج از اسلام ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

سمجھانے سے تنہا ہمیں سرکار اب مان نہ مان تو ہے مختار

کتبہ سید ابوالکمال برحق نوشاہی

مقیم بریڈ فورڈ، ریکشائر، انگلینڈ

ہندوستان کی تحریک

ورلڈ اسلامک مشن



جس میں دنیا کے مختلف علاقوں کے مسلمانوں کی دلچسپی اور توجہ حاصل کی جا رہی ہے۔

ورلڈ اسلامک مشن کی بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں اسلام کی حقیقت کو جاننے والوں کو بتا دے اور ان کی دلچسپی کو برقرار رکھے۔

www

○ اسلامی تبلیغ کی تلامذہ صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی تربیتی مرکز کا قیام

○ ۱۹۷۳ء میں لاہور میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس کی سربراہی میں دس سے زائد علماء کرام نے شرکت کی اور اس موقع پر اسلام کی حقیقت کو جاننے والوں کو بتا دیا گیا

○ ورلڈ اسلامک مشن کو فرد کا دار، شرک و بدعت کی خرابی اور تاریک فضاؤں میں اسلام و وحدانیت اور یقین عمل کی اہمیت پر جس سے متاثرہ انسان حق قلب اذان کو پیش کر کے عبادہ مستقیم پر روانہ کر سکتے ہیں۔

○ ورلڈ اسلامک مشن دعوتِ اسلام، اخوتِ مسلمین، تحفظِ انسانیت اور عالمی اتحاد کا داعی ہے،

آئیے! اس پاکیزہ تحریک میں شریک ہو کر زمانہٴ حال کے تقاضوں کو پورا کرنے کی سعی کریں

○ قرطاسِ رکنیت اور دیگر معلومات کے لئے درج ذیل پتے سے معلومات حاصل کریں:-

الدعوة الإسلامية العالمية ورلڈ اسلامک مشن جیٹرڈ آفیس بنی بصری 4500 پین 12 مارل طبریا 32

نظم نبی شریعت (الدعوة الإسلامية العالمية) دی ورلڈ اسلامک مشن بنی بصری جبرینی